341/5/2/13.

Name : Nazima Jabin

Supervisor : Prof. Shahnaz Anjum

Deptt. : Department of Urdu
Faculty Of Humanities And Languages
Jamia Millia Islamia, New Delhi-25

Title : Urdu Mein Alamti Afsana: Tanqeedi -o-Tajziyati Mutalia

Abstract

اردو میں علامتی افسانہ: تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

میرے مقالے کا موضوع ''اردو میں علامتی افسانہ: تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ'' ہے، اس لیے علامت، علامت نگاری اور مختلف انداز سے افسانہ نگاروں کے یہاں اس کے برتنے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ افسانہ کے توسط سے ہر شخص جانتا ہے کہ اردو کے افسانہ نگاروں میں ایک بڑا نام پریم چند کا ہے۔

''دنیا کا سب سے انمول رتن'' میں پریم چند اپنے زمانے کے شعور کے ان پہلوؤں کی ترجمانی کی ہے۔ مظلوم اور کمزور طبقے کی آواز اٹھانے کا یہ رجحان اگر انہیں طاقت نہیں دیتا تو شاید وہ ''گئودان'' اور ''کفن'' جیسی اعلیٰ درجہ کی تخلیقات دینے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ 'نمک کا داروغہ'، ''دو بیلوں کی جوڑی''، ''دودھ کی قیمت''، سوا سیر گیہوں''، ''پوس کی رات''، ''عیدگاہ''، ''جرمانہ''، ''نئی بیوی'' اور ''مس پدما'' جیسی کہانیاں لکھنے والے پریم چند وقت کے انقلاب کو بھانپ گئے تھے۔

پریم چند کے بعد کرشن چندر کا نام آتا ہے۔ ان کے افسانے 'غالیچہ'، 'مہالکشمی کا پل' اور 'دو فرلانگ لمبی سڑک' کو بھی علامتی افسانے ہیں۔ کچھ ناقدین کے نزدیک منٹو کا افسانہ 'پھندنے' اردو کا پہلا علامتی افسانہ ہے۔ لیکن ''اپنے دکھ مجھے دیدو'' میں بیدی نے استعاراتی معنیٰ وضع کیے ہیں۔

انتظار حسین کے 'آخری آدمی'، 'زرد کتا' اور 'کچھوے' وغیرہ اسطوری علامتوں کے زبردست نمونے ہیں تو ٹھیک اس کے برخلاف بلراج مین را اور سریندر پرکاش کے افسانوں کے کچھ جداگانہ انداز اپنی ایک الگ پہچان چھوڑتے ہیں۔

یہ تحقیقی مقالہ درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے:

باب اول:

علامت اور استعارہ: مفہوم، منظر، پس منظر

الف) استعارہ کے معنیٰ اور اقسام

ب) علامت کا مطلب اور اس کے فروغ میں تحریکات

ج) تجریدیت اور اس کا فروغ افسانے کے حوالے سے

د) استعاراتی افسانہ

باب دوم: علامت اور اسلوب کا رشتہ افسانے کے حوالے

باب سوم: کرداروں کا علامتی اور استعارتی استعمال قائم کیا گیا ہے

باب چہارم: نمائندہ علامتی افسانہ نگار۔

پانچواں باب: ماحصل اور کتابیات ہے۔

میں نے اس تحقیقی مقالے میں علامتی افسانہ خاص کر ۱۹۶۰ء کے بعد کے افسانوں میں جدید رجحانات کی جستجو کی ہے۔ لیکن اس حقیقت کا شدت سے احساس ہوا کہ پی ایچ ڈی کے مقررہ اوقات میں اس عنوان پر مزید بہتر کام کیا جا سکتا تھا۔ مقالے میں بعض مقامات پر تشنگی باقی رہ گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ مقالہ اردو افسانہ کی تنقید میں ایک بہتر مطالعہ ثابت ہوگا۔